اعتقادات

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
المعروف شیخ صدوق علیہ الرحمۃ

البلاغ المبین
اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

اعتقادات

از

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ

الشیخ صدوق علیہ الرحمۃ

محفوظات

Tel: [illegible]-4917823 Fax: [illegible]2802

E-mail: [illegible]@cybernet.pk

البلاغ المبین

نوٹ: چونکہ زیرِ نظر کتاب کے مؤلف کتب اہل بیت (ع) کی اہم ترین کتب حدیث کتب اربعۃ میں سے ایک کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے مؤلف ہیں، لہٰذا یہ کتاب بذاتِ خود ایک اہم مصدر کی حیثیت رکھتی ہے، اس لیے اس میں موجود روایات کے دیگر مصادر کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(ادارہ)

نام کتاب: اعتقادات

مؤلف: ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ المعروف الشیخ صدوق علیہ الرحمۃ

تاریخ طبع: جنوری ۲۰۰۶ء / ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ

تعداد: پانچ ہزار

ناشر: البلاغ المبین۔ اسلامی تحقیقاتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر ۲۹۱۔ اسلام آباد۔ پاکستان

ای میل: info@al-balagh.org

ویب: www.al-balagh.org

ہدیہ: چالیس روپے

یہی دینی احکام پیغمبرؐ کے بعد ائمہ اطہار (ع) کو سونپے گئے ہیں۔ غالیوں اور تفویض کے قائل لوگوں کی علامت یہ ہے کہ وہ بزرگ علما اور مجتہدین کو مقصر کہیں گے اور غالیوں میں سے فرقہ حلاجیہ کی پہچان یہ ہے کہ وہ اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ خداوند عالم عبادت کی وجہ سے بندوں میں ظہور کرتا ہے، حالانکہ نماز اور دیگر واجبات شرعیہ کو ترک کرنا ان کا مذہب ہے۔ ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ خدا کے اسم اعظم کو جانتے ہیں۔ اس فرقے کے لوگوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ خدا نے ان میں حلول کیا ہوا ہے۔ ان کا یہ زعم فاسد بھی ہے کہ جب کوئی شخص مخلص ہو اور ان کے مذہب کی معرفت بھی پیدا کرے تو وہ ان لوگوں کے نزدیک انبیاء سے بھی افضل ہے۔ ان کے باطل دعوؤں میں سے ایک دعویٰ یہ بھی ہے کہ وہ علم کیمیا جانتے ہیں، حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں جانتے۔ ان کا کام صرف دھوکہ دینا ہے۔ پیتل اور قلعی سے (سونے اور چاندی کی شکل میں) مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں۔

اے خدا! ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ کر اور ان تمام پر لعنت کر۔

ظالمین کے بارے میں عقیدہ

جناب شیخ ابو جعفر (صدوق)ؒ فرماتے ہیں: ظالموں کے متعلق ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ ملعون اور رحمت خداوندی سے دور ہیں۔ ان سے بیزاری اختیار کرنا واجب ہے۔ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ [1]

پھر ظالموں کا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ [2]

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ افترا کرے

---

[1] آل عمران: ۱۹۲ [2] ھود: ۱۸۔۱۹

ہے، ایسے لوگ اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے: یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا، دیکھو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی لانا چاہتے ہیں اور یہی لوگ آخرت کے منکر ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہاں سبیل اللہ سے مراد حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب اور دوسرے ائمہ اطہار علیہم السلام ہیں۔

خدائے عز و جل کی کتاب میں دو قسم کے اماموں کا ذکر آیا ہے: ایک امام ہدایت، دوسرے امام ضلالت۔ چنانچہ ارشاد قدرت ہے:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا... [1]

ان میں سے کچھ لوگوں کو امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں۔

نیز (ائمہ ضلالت کی مذمت میں) خدا فرماتا ہے:

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝ [2]

اور ہم نے انہیں ایسے رہنما بنائے جو آتش کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن ان کی مدد نہیں کی جائے گی اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی ہے اور قیامت کے دن یہ قبیح (چہرہ والے) ہوں گے۔

جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی:

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ [3]

اور اس فتنے سے بچو! جس کی لپیٹ میں تم میں سے صرف ظلم کرنے والے ہی نہیں (سب) آئیں گے۔

تو (اس کی تفسیر میں) جناب رسول خداؐ نے فرمایا:

---

[1] السجدة: ۲۴ [2] القصص: ۴۱۔۴۲ [3] الانفال: ۲۵

من ظلم عليا عليه السلام، مقعدي هذا بعد وفاتي فكانما جحد نبوتي و نبوة الانبياء عليهم السلام من قبلي و من تولى ظالما فهو ظالم۔

جو شخص میری وفات کے بعد میرے مقام خلافت کے متعلق علی بن ابی طالبؑ پر ظلم کرے گا تو گویا اس نے میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی نبوت کا انکار کیا اور جو شخص کسی ظالم سے بھائی چارہ قائم کرے وہ خود بھی ظالم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ [1]

اے ایمان والو! تمہارے آباء اور تمہارے بھائی اگر ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو انہیں اپنا ولی نہ بناؤ اور یاد رکھو کہ تم میں سے جو لوگ انہیں ولی بنائیں گے وہ ظلم کا ارتکاب کرنے والے ہوں گے۔

نیز خدا فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ [2]

اے ایمان والو! اس قوم سے دوستی نہ رکھو جس پر اللہ غضبناک ہوا ہے، جو آخرت سے اس طرح مایوس ہیں جیسے کفار اہل قبور سے ناامید ہیں۔

نیز خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

[1] التوبة:۲۳ [2] الممتحنة:۱۳

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ [1]

آپ کبھی ایسے افراد نہیں پائیں گے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے (بھی) ہوں لیکن اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت رکھتے ہوں، خواہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہی کیوں نہ ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے۔

نیز خدا فرماتا ہے:

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ [2]

اور تم میں سے جو انہیں دوست بناتا ہے وہ یقیناً انہی میں سے ہے، بے شک اللہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔

(اسی سلسلے میں ایک اور جگہ) ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ [3]

اور جنہوں نے ظلم کیا ہے، ان پر تکیہ نہ کرنا ورنہ تمہیں جہنم کی آگ چھو لے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی سرپرست نہ ہوگا پھر تمہاری کوئی مدد بھی نہیں کی جائے گی۔

لغت میں کسی چیز کو اس کے اصلی مقام پر نہ رکھنے کا نام ظلم ہے۔ پس جو شخص امامت کا دعویٰ کرے حالانکہ وہ امام نہ ہو تو وہ ظالم اور ملعون ہے۔ اسی طرح وہ شخص بھی ظالم و ملعون ہے، جو نا اہل لوگوں کی امامت کا قائل ہو۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

من جحد عليا عليه السلام امامته بعدي فقد جحد

[1] المجادلة:۲۲ [2] المائدة:۵۱ [3] ہود:۱۱۳

نبوتی و من جحد نبوتی فقد جحد اللّٰہ (ج) ربوبیتہ۔

جو شخص میرے بعد حضرت علیؑ کی امامت کا انکار کرے گا، وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے میری نبوت و رسالت کا انکار کیا اور اس نے گویا خدا کی ربوبیت کا انکار کیا۔

نیز آنحضرتؐ نے فرمایا:

یا علی انت مظلوم بعدی و من ظلمک فقد ظلمنی و من انصفک فقد انصفنی و من جحدک فقد جحدنی و من والاک فقد والانی و من عاداک فقد عادانی و من اطاعک فقد اطاعنی و من عصاک فقد عصانی۔

یا علیؑ! میرے بعد تم پر ظلم و ستم کیا جائے گا (یاد رکھو) جو شخص تم پر ظلم کرے گا وہ مجھ پر ظلم کرے گا اور جو تم سے انصاف کرے گا وہ مجھ سے انصاف کرے گا۔ جو تمہارا منکر ہوگا وہ میرا منکر ہوگا، جو تم سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو تم سے دشمنی کرے گا وہ میرا دشمن ہوگا۔ جو تمہاری اطاعت کرے گا وہ میرا اطاعت گزار ہوگا اور جو تمہارا نافرمان ہوگا وہ میرا نافرمان ہوگا۔

ہمارا عقیدہ اس شخص کے متعلق جو حضرت امیر علیہ السلام اور دیگر ائمہ طاہرین (ع) کی امامت و خلافت کا منکر ہے، یہ ہے کہ وہ ایسے شخص کی مانند ہے جس نے تمام انبیاء (ع) کی نبوت کا انکار کیا ہو اور جو شخص حضرت امیر المؤمنینؑ کی امامت کا تو قائل ہو مگر دوسرے گیارہ اماموں میں سے کسی ایک کی امامت کا منکر ہو تو اس کے متعلق ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا شخص اس آدمی کی مانند ہے جو تمام انبیاء ماسلف کی نبوت کا اقرار تو کرتا ہو، مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا منکر ہو۔

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

المنکر لآخرنا کالمنکر لأولنا۔

جو شخص ہمارے آخری امام کا انکار کرے وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے ہمارے پہلے امام کا انکار کر دیا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

و الائمۃ من بعدی اثنی عشر، اولھم امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب و آخرھم المھدی القائم علیہ السلام، طاعتھم طاعتی و معصیتھم معصیتی، و من انکر واحدا منھم فقد انکرنی۔

میرے بعد (میری مسند خلافت کے وارث) بارہ امام ہوں گے۔ ان میں سے پہلے حضرت علی بن ابی طالبؑ ہیں اور آخری حضرت مہدی قائم (ع) ہوں گے۔ ان کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک کی امامت کا انکار کرے، وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

من شک فی کفر اعدائنا و الظالمین لنا فھو کفر۔

جو شخص ہمارے دشمنوں اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے کفر میں شک کرے، وہ خود کافر ہے۔

حضرت امیر المؤمنینؑ فرماتے ہیں:

ما زلت مظلوما منذ ولدتنی امی حتی ان عقیلا کان یصیبہ الرمد، فیقول لا تداوونی حتی تداووا علیاً فیداوونی و ما لی رمد۔

میری ابتدائے ولادت سے برابر مجھ پر ظلم ہوتا رہا ہے، یہاں تک کہ جب عقیل کی آنکھوں میں درد ہوتا تھا تو وہ کہتے: پہلے علیؑ کی آنکھ میں دوا ڈالو، تب میں ڈلواؤں گا۔ اس وقت میری آنکھوں میں دوا ڈال دی جاتی تھی حالانکہ میری آنکھوں میں قطعاً کوئی درد نہ ہوتا تھا۔

حضرت علیؑ سے جنگ کرنے والوں کے متعلق ہمارا عقیدہ پیغمبرؐ کے اس ارشاد

کے مطابق ہے:

من قاتل علیا فقد قاتلنی و من حارب علیا فقد حاربنی
و من حاربنی فقد حارب اللّٰہ۔

...جو حضرت علیؑ سے جنگ کرے وہ مجھ سے جنگ کرتا ہے اور مجھ سے لڑائی کرنے والا خدا سے لڑنے والا ہے۔

اسی طرح آنحضرتؐ جناب امیر المومنین، حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے:

انا حرب لمن حاربکم و سلم لمن سالمکم۔

جو شخص تم سے لڑے گا میری بھی اس سے لڑائی ہے اور جو تم سے صلح کرے گا اس سے میری بھی صلح ہے۔

سیدۂ عالم جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے بارے میں ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ مخدرہ تمام زنان اولین و آخرین کی سیدہ و سردار ہیں۔ خدائے عز و جل ان کی ناراضی سے ناراض اور ان کی رضامندی سے رضا مند ہوتا ہے، کیونکہ اس معصومہ کو خداوند عالم نے ان کے محبین کے ساتھ آتش جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔ ہم اس بات کا بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ جناب سیدہ (س) اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئیں کہ آپ سلام اللہ علیہا ان لوگوں پر ناراض تھیں جنہوں نے آپ پر ظلم و ستم کیا۔ آپ سلام اللہ علیہا کے حق کو غصب کیا اور میراث پدر سے محروم کیا، حالانکہ جناب پیغمبر اسلام فرمایا کرتے تھے:

ان فاطمة بضعة منی من آذاها فقد آذانی و من غاظها فقد غاظنی سرها فقد سرنی۔

فاطمہ (س) میرا ٹکڑا ہے، جس نے ان کو اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی۔ جس نے ان کو غضب ناک کیا، اس نے مجھے غضب ناک کیا اور جس نے ان کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان فاطمة بضعة منی و هی روحی التی بین جنبی،

یسوئنی ما ساءها و یسرنی من سرها۔

فاطمہ (س) میرا ٹکڑا ہے۔ فاطمہ (س) میری وہ روح ہے جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔ جو چیز ان کو رنج پہنچائے وہ مجھے رنج پہنچاتی ہے اور جو چیز ان کو مسرور و شاد کام کرے وہ مجھے مسرور و شاد کام کرتی ہے۔

برائت کے متعلق ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ چار بتوں سے برائت واجب ہے اور وہ یہ ہیں:

۱۔ یغوث ۲۔ یعوق
۳۔ نسر ۴۔ ھبل

اسی طرح ان چار اصنام سے بھی بیزاری لازم ہے، جنہیں خدا کی شکل سمجھا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ لات ۲۔ منات
۳۔ عزیٰ ۴۔ شعریٰ

نیز ان لوگوں سے بھی برائت و بیزاری اختیار کرنا واجب ہے جو ان کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے ہم پیالہ و ہم نوالہ ہیں اور جو ان کے فرمانبردار ہیں۔ یہ اعتقاد بھی ضروری ہے کہ مذکورہ بالا لوگ بدترین خلائق ہیں۔ خدا کی وحدانیت، رسول اللہ کی رسالت اور ائمہ ہدیٰ (ع) کی امامت کا اقرار اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ان کے دشمنوں سے مکمل برائت و بیزاری اختیار نہ کی جائے۔ انبیا و مرسلین اور معصومین علیہم السلام کے قاتلوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ لوگ کافر اور مشرک ہیں۔ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں دائمی عذاب الٰہی میں گرفتار رہیں گے۔ جو شخص اس کے علاوہ کچھ اور عقیدہ رکھے اس کا دین خدا سے کوئی تعلق نہیں۔

تقیہ کے متعلق عقیدہ

جناب شیخ ابو جعفر (صدوق)ؒ فرماتے ہیں: تقیہ کے بارے میں ہمارا اعتقاد ہے کہ یہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنے والا تارک نماز کی مانند ہے۔ امام جعفر